رجسٹرڈ ایل نمبر ۶۶۶

بشارت دی کہ اک بیٹا ہی تیرا — جو ہوگا ایک دن محبوب میرا

کروں گا دور اس مہ سے اندھیرا — دکھاؤں گا کہ اک عالم کو پھیرا

بشارت کیا ہے اک دل کی غذا دی — فسبحان الذی اخزی الاعادی

ہفتہ وار اخبار جماعت احمدیہ لندن

ریویو

جلد ۵ | یوم پنجشنبہ مورخہ ۱۷ جون ۱۹۲۰ء مطابق ۲۹ ماہ رمضان المبارک ۱۳۳۸ھ | نمبر ۱۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انگلستان میں اسلام

لیکچرز جسوقت دنیا کی آنکھ اسلام کو شکست خوردہ سمجھتی ہے عین اوسی وقت اسلام قلوب کی تسخیر میں مصروف ہے۔ چنانچہ اچانڈے انٹرنیشنل ہال میں مولوی فتح محمد سیال۔ ایم۔ اے نے "اسلام اور سلطنت برطانیہ" کے مضمون پر تین دلچسپ لیکچر دئے جو اعلیٰ طبقہ کے تعلیم یافتہ انگریز مرد و عورتوں نے نہایت توجہ سے سنے اور اچانڈے ٹائمز میں اونکے نہایت عمدہ رپورٹ شائع ہوئی ہے

ہائیڈ پارک ہائیڈ پارک کے دروازہ پر کھلی ہوا اور مسیحی واعظین کے عین وسط میں لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ کا وعظ کیا جاتا اور اسلام و صداقت محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر آئے دن مختلف خیالات کے لوگوں سے مباحثات ہوتے رہتے ہیں۔

نومسلمین

مبلغین کی تقریری و تحریری کوششوں کا تازہ نتیجہ حسب ذیل نومسلم ہیں

مسیحی نام	اسلامی نام
(۱) جان لینگو	یحییٰ

عبدالرحیم نیر از لندن

مسیحی نام	اسلامی نام
(۱) ڈاکٹر۔ اے۔ لیوک	فاروق
(۲) ٹامس ولیم	زاہد
(۳) جان ولیم	مبارک

ویدوں کی تعداد اس رسالہ میں دیانند صاحب کے اس دعوے کا جواب ہے کہ وید چار ہیں۔ آپ نے آریہ سماج کی مسلمہ کتابوں سے ویدوں کا تین ہونا ثابت کیا ہے۔ یہ رسالہ باوجود مختصر ہونے کے ایسا جامع ہے کہ مصنف نے کوئی پہلو قابل گرفت نہ چھوڑا اور آریوں کے ہر ایک عذر لنگ کو ایسا رد کیا ہے کہ کسی کو مجال دم زدن نہ رہے۔ میں اس ٹریکٹ کو بلحاظ متانت و استدلال و طرز بیان و روائے مطالب کے بہت پسند کرتا ہوں۔ قیمت صرف ار

خلافت محمودا در مصلح موعود — قیمت عہ

منیجر الفاروق

ناظرین فاروق کو عید مبارک ہو

ایڈیٹر۔ منیجر۔ کاتب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسلمانوں کی حالت زار

اس وقت مسلمانوں کی کیا حالت ہے اور وہ کسطرح اِدہر اُدہر ٹھوکریں کھا رہے ہیں۔ اس کا اندازہ کرنیکیلئے ہمارے دوستوں کو غور سے غیر احمدیوں کے اخبار پڑھنے چاہئیں۔ پہلے خود ہی علماء اور امراء اور فقراء جمع ہو کر ایک شخص کو اپنا لیڈر اور پیشوا بناتے ہیں پھر تھوڑی ہی مدت کے بعد اسے صلواتیں سنانے لگتے ہیں۔ اور کہتے ہیں ع راہبر جسکو سمجھتے تھے وہ رہزن نکلا۔ ابھی پچھلے دنوں کی بات ہے کہ بڑے بڑے علماء نے بایں جبہ و دستار جمع ہو کر نظام حیدر آباد دکن کو **محی الملۃ والدین** کا خطاب دیا۔ لیکن چونکہ انہوں نے خلافت کے جلسوں کو روکا ہے اسلئے ان کے خلاف الہ آباد کانفرنس میں ہی ایک ریزولیوشن پاس کیا گیا اور اب ہمدم میں یہ تحریر شائع ہوئی ہے۔

"نہ زیادہ افسوس ناک و حسرت انگیز امر یہ ہے۔ کہ اعلیٰ حضرت خسرو دکن جنکو تھوڑے عرصہ قبل ہی علماء و مشائخ نے محی الملۃ والدین کا لقب اخلاص و عقیدت کے ساتھ پیش کیا تھا۔ وہ اپنے نااہل مشیروں کی بات پر احکام دینی کے خلاف کان دھرتے ہیں۔ اور پہلے امتناع جلسہ ہائے خلافت کا فرمان شائع فرماتے ہیں۔ اور پھر اس فرمان کی خلاف ورزی کے الزام میں بعض لوگوں کو نظربندی اور بعض کو اخراج کی سزا دیتے ہیں۔ حیرت ہے۔ کہ اعلیٰ حضرت خسرو دکن نے مسئلہ خلافت کی اہمیت پر غور نہ فرمایا علمائے کرام کے فتاوے کو مدنظر نہ رکھا۔ اور خلافت کمیٹی کو اپنی قلمرو میں دیا نا مناسب سمجھا۔ افسوس کہ حکام انگریزی تو ہمیں اجازت دیں کہ ہم ہندوستان کے ہر گوشہ میں کامل آزادی کے ساتھ خلافت کیلئے جد و جہد کر سکیں۔ مگر ایک اسلامی فرمانروا ایسے جلسوں کی ممانعت فرمائے۔ اور وہ بھی کون محی الملۃ والدین مسلمانوں کی یہ نصیبی کا بہلا اس سے بڑھکر کیا ثبوت ہوگا۔

جب ہمارا یہ حال ہے۔ تو ہم اغیار سے کیا مہربانی کی توقع کریں۔ کیا ایسی قوم کبھی فائز المرام ہو سکتی ہے۔

حق تو یہ ہے کہ اب قدرت کی جانب سے ایسی نحس اور ملت فروش قوم کو برباد ہونا چاہئے۔ ان الارض یرثھا عبادی الصالحون تو اب ہم صالح رہے ہیں۔ نہ خدا کی زمین پر رہنے کا دعویٰ کر سکتے ہیں۔ یا ذا الجلال والاکرام۔ یا تو ہمکو حقیقی مومن بنایا۔ پھر تباہ کر دے یہ تو نہو کہ تیرے نام لیوا کہلا کر تیرے لئے باعث ننگ و عار ہوں"

یہ تحریر نہایت جلے دل سے لکھی گئی ہے۔ اس سے ثابت ہے کہ مسلمانوں نے مان لیا۔ ہم صالح نہیں رہے۔ اور اسلئے ارض مقدسہ کی وراثت ہم سے منتقل ہو گئی۔ جس طرح یہودیوں پر ذلت و مسکنت لیس دی گئی۔ وہی انکا حال ہے۔ مگر ایسا کیوں ہوا۔؟ پچھلی تاریخ کی ورق گردانی کرو۔ پہلے یہی بنی اسرائیل خدا کی محبوب قوم پر اسی وقت ادبار آیا جب انہوں نے مسیح کا انکار کیا۔ اب بھی ادبار و تنزل کا حقیقی سبب یہی ہے۔ کہ سچے مسیح کی تکفیر و تکذیب کی گئی۔ پس اسکا ایک ہی علاج ہے۔ کہ مسیح الزمان پر ایمان لاؤ۔ اب بھی اگر نہ سمجھو تو سمجھائیگا خدا

ریلوے ہڑتال ختم ہو گئی

بڑی انتظار کے بعد آج ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ ریلوے ہڑتال ختم ہو گئی ہے اور ۱۶ جون کی شام کو موچی دروازہ کے باغ میں جلسہ ہوا جس میں مسٹر ملر نے اعلان کر دیا کہ صبح سب ملازمین اپنے اپنے کام پر چلے جائیں۔ چنانچہ جمعرات کو سب ہڑتالی موچی دروازہ کے باغ میں اکٹھے ہو گئے۔ اور وہاں سے باقاعدہ جلوس میں انکو دفتروں اور ریلوے سٹیشن پر پہنچایا گیا۔ یہ جاننے کے خواہشمند ہونگے کہ آخر کن شرائط پر ہڑتال کا خاتمہ ہوا ہے۔ سنا جاتا ہے کہ یونین چھ ماہ کے لئے تسلیم کر لیا گئی ہے۔ اسکے بعد غالباً جیسی صورت معاملات ہوگی۔ مختلف محکموں کے یونین بنائے جائینگے۔ گے [illegible] کا ضبط و ربط بحال کریں گے

وہ بھی امید ہے کہ مل جائیگی۔ ہڑتال کے دنوں کی تنخواہ شائد نہیں ملے گی۔ ہڑتالیوں کی شکایات متعلقہ تنخواہ وغیرہ پر غور کرنے کیلئے ایک کمیٹی بنائی گئی ہے۔ جس میں تین سرکاری ممبر اور تین ریلوے ملازمین کے معتمد اور پبلک کی طرف سے دو نمائندے پنڈت رام بھجدت چودھری اور لالہ متھرا داس پوری آنریری مجسٹریٹ لاہور مقرر ہوئے ہیں۔ نیز ریلوے ملازمین میں سرکردہ اشخاص کو ریلوے کیطرف سے پاس دئے گئے ہیں۔ تاکہ وہ جہاں جہاں انہوں نے ہڑتال کرائی ہے۔ جا کر بند کرا آئیں اور جو اسوقت تک کسی وجہ سے ڈیوٹی پر نہیں آسکتے ان کو ایک ہفتہ کی مہلت دی گئی ہے۔

سلسلہ کی خبریں

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ہیں

مبارکباد اخویم محمد بخلاب خانصاحب منیجر سنگر مشین کمپنی سیالکوٹ کے گھر میں خدا کے فضل سے دو فرزند پیدا ہوئے ہیں۔ اللہ تعالےٰ انکی عمر دراز کرے۔ اور خادم دین بنائے عملہ فاروق خانصاحب کو مبارکباد دیتا ہے۔

اطلاع دوم اخبار کی سہ ماہی اول بفضلہ تعالےٰ ۳۱ مئی ۱۹۲۰ء سے پوری ہو چکی ہے اس سہ ماہی میں اخبار باقاعدہ نکلتا رہا۔ خدا کا احسان و کرم ہے۔ الحمد للہ۔ دوسری سہ ماہی جون ماہ رواں سے شروع ہوئی ہے۔ جن خریداروں نے سہ ماہی کا چندہ صرف ایکروپیہ وصول کیا گیا تھا۔ انکے نام یکم جولائی کا پرچہ بذریعہ وی پی سہ ماہی رواں کے چندہ کا ایکروپیہ کا ارسال ہوگا۔ وہ وصول فرمالیں۔ پہلے ہی اطلاع دیجا چکی ہے اب مکرر یاد کرا دیا ہے۔

احمدی رسالہ زیر طبع ہے۔ اسمیں مضمون "النبوۃ فی الوحی" پر ہے۔ یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خدا نے اپنی وحی میں نبی۔ رسول بشیر۔ نذیر پکارا مفصل بحث پیغام باری کیلئے اس مسئلہ پر کر دی ہے۔ خدا کر

حضرت خلیفۃ المسیح کی عالیشان احمدی مسجد برمنگھم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فاروق

قادیان دارالامان مورخہ ۱۷ جون ۱۹۲۰ء

توبہ کے اقسام

جاننا چاہیئے کہ توبہ کی دو قسمیں ہیں۔ ایک توبہ انابت ہے دوسری توبہ استجابت ہے۔ توبہ انابت وہ ہے کہ بندہ حق تعالےٰ کے عذاب کے خوف سے توبہ کرے۔ توبہ استجابت وہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی شرم سے توبہ کرے۔ یعنی اس سے شرم کرے کہ وہ خدا تعالےٰ بہت بزرگ و برتر ہے اور یہ عبادت جو میں کرتا ہوں اسکی بزرگی کے مقابلہ میں ہیچ در ہیچ ہے۔ اور یہ بھی جاننا چاہیئے کہ اسکے بعد ہر ہر عضو کی توبہ ہے۔ دل کی توبہ یہ ہے کہ حرام کے چھوڑنے کی نیت کرے آنکھ کی توبہ یہ ہے کہ حرام اشیاء کی طرف نظر اٹھا کر نہ دیکھے۔ کان کی توبہ یہ ہے کہ ناراست اور بیہودہ باتوں کو نہ سنے ہاتھ کی توبہ یہ ہے کہ منہیات کی طرف نہ بڑھنے پاویں۔ پاؤں کی توبہ یہ ہے کہ منع کردہ راہوں کی طرف قدم نہ اٹھا دے۔ پیٹ کی توبہ یہ ہے کہ حرام اشیاء کو نہ کھاوے اور ان سے دور رہے شرمگاہ کی توبہ یہ ہے کہ فحش جرایم سے باز رہے۔

حکایت جناب حضرت یوسف اسباط رحمتہ اللہ علیہ جو صوفیائے کرام میں پرلے درجے کے عابد اور زاہد گزرے فرماتے ہیں کہ توبہ کے دس مقام ہیں۔ ۱۔ دور ہونا جاہلوں سے۔ ۲۔ باز رہنا منع کیگئی چیزوں سے۔ ۳۔ منہ پھیرنا تکبر کرنے والوں سے ۴۔ بیٹھنا پرناپسندیدہ اور مقبول شخصوں میں ۵۔ ہمیشگی کرنا توبہ پر۔ ۶۔ ثابت قدم رہنا توبہ پر۔ ۷۔ دوڑنا طرف نیکوں کے۔ ۸۔ ادا کرنا حقوق کا۔ ۹۔ طلب کرنا غنیمت کا۔ ۱۰۔ زائل کرنا قوت کا

شمع عالم توفیق و رکن کعبہ تحقیق قبلۂ روحانی۔ حضرت شیخ ابوبکر کتانی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ توبہ ایک اسم ہے جامع کے معنے کو۔ اول گذشتہ گناہوں پر شرمندہ ہونا۔ دوم پھر گناہ نہ کرنے پر پختہ نیت کرنا۔ سوم خدا کے فرمودہ کا جو ضائع کیا ہے ادا کرنا۔ چہارم مخلوق کے حقوق کا جو ضائع کئے ہیں ادا کرنا۔ پنجم گوشت اور چربی جو حرام نوالوں سے جسم پر بڑھی ہے اس کا گھلانا اور دور کرنا۔ ششم جسم کو عبادت سے دکھہ دینا ٹھیک اسی طرح جس طرح کہ گناہ سے ذائقہ پایا تھا۔

جناب حضرت ذوالنون مصری جو طریقت کے بادشاہ گذرے ہیں فرماتے ہیں کہ گنہگار دل کی چار علامتیں ہیں۔ عبادت سے مزہ نہ پانا خدا تعالےٰ کا خوف نہ ہونا۔ اس جہان کی اشیاء کو عبرت سے نہ دیکھنا۔ علم کی باتوں کو سنکر انپر دھیان نہ دینا۔

حکایت ایک شخص جناب حضرت ابراہیم ادہم بلخی کے پاس جو طریقت۔ حقیقت اور معرفت کے بادشاہ گزرے ہیں آیا اور کہنے لگا اے شیخ میں نے اپنے اوپر ظلم کیا ہے مجھے آپ کوئی ایسی جامع نصیحت فرمائیے۔ کہ میں اس کو اپنا پیشوا بناؤں۔ حضور نے فرمایا اگر تو میری نصیحت قبول کرے تو تجھکو چھ باتیں بتاتا ہوں کہ پھر تو جو کچھ بھی کریگا۔ تجھے نقصان نہ پہنچیگا۔

اول۔ جب تو گناہ کرے اسکی روزی مت کھا اسنے کہا کہ روزی دینیوالا تو وہی ہے اور کہاں سے میں کھاؤں۔ آپنے فرمایا کہ یہ خوب نہیں کہ اسکی روزی کھائے اور اسکی نافرمانی کرے۔

دوم۔ جب تو گناہ کرنا چاہے تو اسکے ملک سے باہر نکل کے کر۔ اسنے کہا مشرق سے تا مغرب خدا ہی کا ملک ہے میں کہاں جاؤں آپنے فرمایا۔ یہ خوب نہیں کہ تو اسکے ملک میں رہے اور اسکی نافرمانی کرے۔

سوم۔ جب تو گناہ کرنا چاہے تو ایسی جگہہ جاکر کر وہ تجھے نہ دیکھے اسنے کہا کہ وہ تو چھپے بھید و نکا بھی جاننے والا ہے اور دلوں کے راز و نیاز سے واقف ہے آپنے فرمایا کہ یہ خوب نہیں کہ تو اسکی روزی کھائے اور اسکے ملک میں رہے اور اسکے سامنے گناہ کرے۔

چہارم جب ملک الموت تیری جان قبض کرنے کو آوے تو تو ان سے توبہ کرنے کی مہلت مانگے اسنے کہا وہ ہرگز میرا کہنا نہ سنینگے۔ آپنے فرمایا کہ جب تجھ میں یہ قدرت نہیں کہ تو ملک الموت کو روک سکے اور موت سے پہلے توبہ کر سکے تو تجھے لازم ہے کہ موجودہ وقت کو غنیمت جانکر مرنے سے پہلے توبہ کرے۔

پنجم جب منکر نکیر تیرے پاس آویں۔ تو تو ان کو اپنے پاس سے ہٹا دے۔ اس نے کہا میں یہ بھی نہیں کر سکتا ہوں۔ آپنے فرمایا کہ پھر لازم ہے کہ انکا جواب تیار رکھے۔

ششم جب قیامت کے دن حکم ہو کہ گنہگاروں کو دوزخ میں لیجاؤ تو تو کہے کہ میں تو نہیں جاؤں گا اسنے کہا کہ وہ تو زبردستی لیجائیں گے۔ آپ نے فرمایا کہ اب لازم ہے کہ تو گناہ نہ کرے۔ اس شخص نے جب یہ باتیں سنیں کہنے لگا کہ جو کچھہ آپ نے فرمایا حق ہے اسی وقت اس نے آپکے ہاتھہ پر توبہ کی اور تا مرگ اس توبہ پر قائم رہا۔

پس آؤ ایسے استقلال کے ساتھہ توبہ کریں کہ ہماری توبہ توبۃ النصوح ہو کیونکہ توبہ ہی ایک ایسا دروازہ ہے جسکے رستے ہم اس دربار عالی میں داخل ہو سکتے ہیں۔ توبہ کرنے سے اس مالک کا ہمکو ایک گونہ قرب حاصل ہوتا ہے۔ جس شخص نے توبہ کی وہ سب گناہوں سے پاک ہوگیا گویا ابھی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے۔ اس پر اسقدر خدا کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوتی ہیں۔ کہ جن کا کچھہ حد و حساب نہیں وہ خدا کا دوست بنجاتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ویدک تعلیم کے خطرناک نتائج

گذشتہ سے پیوستہ

عالمگیر اصول

مذکورہ بالا چھان بین سے جو کچھ نتیجہ نکلتا ہے اسپر نظر کرتے ہوئے اگر اسلام کی پاک تعلیم پر نظر کی جاتی ہے۔ تو صاف صاف ظاہر ہوتا ہے کہ مقدس اسلام نے فطرتی جذبات کا بھی خیال رکھا ہے اور حفظ اور امن و امان کا بھی۔ اور اس لئے شوہر کے مرنے پر چند روز کے سوگ کے بعد دوسرا نکاح بیوہ کے لئے جائز ٹھہرایا ہے۔ اور مرد کے لئے تو کوئی خاص میعاد سوگ کی مقرر نہیں کی کیونکہ اسکی ضرورت نہیں تھی ہاں عورت کے لئے چار ماہ اور دس دن کا حکم دیا ہے۔ وہ بھی اسلئے کہ تا اگر کچھ بال بچے کی امید ہو تو اسکا اچھی طرح علم ہو جائے۔ پھر اگر عورت کو حمل ہو تو وہ وضع حمل تک نکاح نہ کرے۔ ہاں بعد وضع حمل کے فراغت پاکر یعنی نفاس کی میعاد گذرنے اور پاک و صاف ہونے کے بعد وہ کسی دوسرے سے نکاح کر سکتی ہے۔ اور صرف ایک مرد سے مثل پہلے نکاح کے۔ اور اسیطرح مرد کو اختیار ہے کہ وہ ایک وقت میں ایک عورت سے یا حسب ضرورت دو تین یا چار عورتوں سے نکاح کر سکتا ہے بشرطیکہ سب کے ساتھ ایک جیسا سلوک اور عدل و انصاف کا برتاؤ کرے۔ اور اگر ایک جیسا عدل انصاف اور سلوک کا برتاؤ نہ کر سکے تو پھر اسکو ایک ہی عورت کے ساتھ نکاح کرنے کا حکم ہے۔ اسلئے اسکو ایک ہی عورت پر کفایت کرنی چاہئے تا کہ اس سے ایسی کوئی حرکت نہ ہو سکے کہ جو امن میں خلل اندازی کا باعث ہو اور کہ جس سے خانہ جنگی کی بنیاد قائم ہو کر زندگی وبال ہو جائے اور ہر ایک کو اپنی اپنی جان کے لالے پڑ جائیں۔ اور اگر اولاد ہو تو وہ بھی آفت اور بلا میں گرفتار ہو جائے۔

یہ وہ مبارک اور یونی ورسل (عالم گیر) اصول ہے کہ جسکی پابندی سے تمام کلفتیں دور ہو سکتی ہیں۔ رنج و غم دور ہو جاتے ہیں مصیبت پاس تک پھٹکنے نہیں پاتی۔ کیونکہ اسلام نے یہ سمجھایا ہے کہ آخر کار سبکو مرنا ہے۔ اسلئے جو مر گیا اسکے لئے صبر کر کے دعائے خیر کرو۔ اور آپ اچھے اور عمدہ عمل کرو اور زندگی کے دن ایسی صورت میں کاٹو کہ دکھ تکلیف اور رنج میں صبر اور شکر اور راضی برضائے مولا رحیم رب العالمین ہو اور راحت میں مولا کریم کے احسان اور فضلوں کو یاد کر کے اُسکی حمد کے ترانے گائے جائیں

اسلام کی برکات آریہ ورت میں۔

مقدس اسلام آریہ ورت میں جب تشریف لایا ہے تو اسوقت آریہ ورت کی نہایت گندی حالت تھی۔ عورتیں بیوہ ہونیکی حالت میں زندہ جلائی جاتی تھیں۔ لڑکیاں پیدا ہوتے ہی زندہ گاڑ دی جایا کرتی تھیں۔ یا ہلاک کر دی جاتی تھیں۔ شراب اور قمار بازی کا عام رواج تھا بھنگ۔ چرس وغیرہ کو پینا روا سمجھا جاتا تھا۔ یگ میں انسانی قربانی جائز تھی۔ مرد اور عورتیں شراب پیکر اور مست ہو کر مجلسوں میں ناچا کرتے تھے۔ اور اودھم مچایا کرتے تھے۔ جسکی بیٹی نہیں کسی ہٹے کٹے اور مستنڈے کو پسند آوے وہ بغیر ماں باپ کی رضامندی کے زبردستی چھین کر یا بہکا کر اوڑا لیجایا کرتا تھا۔ اور عموماً یہی صورت بیاہ کی قابل تعریف اور بہادری کی یقین کیجاتی تھی۔ عورتوں کا کنوارے پن میں بھی اولاد پیدا کر دینا مباح تھا پتھروں کے دیوی دیوتاؤں کے آگے ہاتھ جوڑنا اور دنڈوت اُنسے مرادیں مانگنا روا سمجھا جاتا تھا آگ۔ ہوا۔ پانی۔ چاند۔ سورج۔ ستاروں کی اور زمین آسمان اور انسانوں کی شرمگاہوں کی پوجا کرنی جائز اور قابل تعریف سمجھی جاتی تھی۔ چالاک پنڈتوں نے جاہلوں اور سادہ لوحوں کو پھانسنے کے لئے کئی طرح کے مکر کے جال پھیلائے ہوئے تھے۔ جسکے ذریعہ وہ دن رات لوٹتے کھاتے اور مزے کرتے تھے وغیرہ۔ اسلام کے تابعداران گندی حالتوں کو دیکھکر از راہ رحم اور شفقت علے خلق اللہ اس طرف مائل ہوئے کہ آریہ ورت کے رہنے والوں کو اس گندگی سے نجات دیں۔ چنانچہ اسکے لئے مختلف تدبیریں حسب ضرورت مصلحان اور دانایان اسلام کو کرنی پڑیں جس سے خاصہ اثر ہوا۔ اور بہتوں نے ان خیر خواہوں کی نصائح سے فائدے اخذ کر کے اوس گندگی سے رہائی پائی۔ اور زندگی کے دن ایسی خوشحالی اور امن چین سے کاٹے کہ کسی کو کانوں کان خبر نہ ہوئی۔ انمیں آپسمیں نہ تو کسی قسم کا دنگا و فساد ہوا اور نہ کسی قسم کی خرابی اور نقص امن کا انکے گھروں میں نظارہ موجود۔ اور یوں اسلام ہاں مقدس اسلام کی برکت کے طفیل عورت پر جسے وہ سختیاں دور ہو گئیں۔ کہ جو آئے دن ہوتی رہتی تھیں۔ باقی دارد

جوابات عشرہ سوالات

یہ رسالہ احمدی مجریہ ۱۹۱۳ء کے چند نمبروں کا نایاب مجموعہ ہے۔ اس میں غیر احمدی علماء کے دس بڑے بڑے ایسے اعتراضوں کا جواب ہے جو ان علماء حال نے زندگی بھر سوچ سمجھ کر بڑی تلاش اور محنت سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر کئے تھے۔ ہر احمدی کو اس کا مطالعہ نافعہ کا دیکھنا ضروری ہے۔ اس سے احمدی عقاید متعلق دجال اور غیر احمدیوں کے دجال اکبر کا دل خوش کن مگر قابل شرم فسانہ مثل آئینہ نظر آجائیگا۔ بڑی عجائب غرائب واقعات اور اختلافات دجال علماء حال کے اونچی مسلمہ اور معتبر کتابوں اور روایتوں سے ظاہر کر دئے ہیں۔ وفات مسیح پر مصر کے مشہور ایڈیٹر المنار علامہ رشید رضا کی تفسیر اور ایڈیٹر اخبار وطن کی تصدیق سے پر لطف استدلال نقل کیا گیا ہے۔ ہر ایک اعتراض کے جواب میں ایسے نئے جوابات دئے گئے ہیں۔ جو قابل دید ہونیکے علاوہ دندان شکن اور دشمن کو گھر تک پہونچانیوالے ہیں۔ یہ جوابات ۲۶۴ صفحات پر ختم ہوئے ہیں۔ ۲۵ پرچے دفتر فاروق میں باقی ہیں۔ دوبارہ طبع ہونا فی زمانہ محال ہے۔ اگر کسی دوست نے اس لاجواب کتاب کا مطالعہ نفرمایا ہو یا جو احمدیہ لٹریچر کے شائق ہوں صرف وہی درخواست کریں اب قیمت اسکی ایک روپیہ علاوہ محصول ڈاک ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

القرآن فی رمضان ۱۳۵۷ھ

از افاضات مولانا حافظ روشن علی صاحب (مرتبہ قاضی اکمل)

۳۹۴ نفخت فیہ من روحی - جان دی یا کلام سے سرافراز کیا۔

۳۹۵ رب فانظرنی - دعا کیسی چیز ہے - لعنت پڑی ہی ہے مگر شیطان رب فانظرنی کہکر انك من المنظرین کہلا ہی لیتا ہے۔

۳۹۶ وما ھم منھا بمخرجین - یعنی نکالے نہ جائینگے - ایک شخص نے اعتراض کیا کہ بیٹے بیٹھے اکتا جائینگے میں نے کہا اسی واسطے پہلے لا یمسھم فیھا نصب آیا ہے

۳۹۷ قد سرنا - معلوم ہوا کہ امرت لوط کا طرف یہی تصور نہ تھا - کہ اس نے عذاب کی خبر اپنے بھائیوں کو دی اور یوں وہ مومنہ تھی - نہیں وہ بہت قصور وار تھی اسمیں بے ایمانی کا عیب تھا جبھی قبل از نزول عذاب من الغابرین کا فیصلہ ہوا۔

۳۹۸ ھو کاتبا بنا لی - معلوم ہوا کہ اولاد ذکور نہ تھی بلکہ کوئی مومن بھی اور نہ تھا - ورنہ اسے ہی ضمانت میں پیش کر دیتے۔

۳۹۹ لعمرک یہ عربی کا محاورہ ہے - ہر مخاطب مراد ہے۔

۴۰۰ وانھا لبسبیل مقیم - معلوم ہوا کہ لوگ اسے خوب جانتے تھے ورنہ نشان کیسے ہو سکتا للمومنین صرف اس لئے لایا گیا - کہ مومن ہی اس نشان سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔

۴۰۱ سبعا من المثانی - مثانی جو بار بار پڑھی جائے - سورۂ فاتحہ ہی سبع مثانی ہے اور وہی قرآن عظیم ہے - دونوں اسی کے نام ہیں۔

اسی لئے فرمایا لیس منا من لم یتغن بالقرآن

۴۰۲ علی المقتسمین - سات مخالف تھے انہوں نے کام بانٹ لیا تھا - اور لوگوں کو قرآن مجید سے روکتے تھے - وہ سب ہلاک ہوئے۔

۴۰۳ حتی یاتیک الیقین - یقین سے مراد موت ہے۔

۴۰۴ و یخلق مالا تعلمون - ریل - موٹر - ہوائی جہاز سب اسمیں داخل ہیں۔

۴۰۵ لحماطریا - معلوم ہوا کہ تھوڑی دیر سے نہیں کمانی چاہیئے - سڑی ہوگی بدبودار۔

۴۰۶ الا یمید بکم - فائدہ پہنچائے - نفع دے

۴۰۷ علی تخوف - آہستہ آہستہ تباہی لاوے (ب) ڈر سے مرجائیں۔

۴۰۸ وله الدین واصبا - اسی کی اطاعت ہے جو دائمی ہونی چاہیئے۔

۴۰۹ سکرا - میٹھا - شکر - شراب کے معنے بھی کئے گئے ہیں۔

۴۱۰ الی النحل - جب مکھی کو وحی ہو تو اسکا نتیجہ شہد ہے - تو انسان کی طرف کی ہوئی وحی تو بہت ہی نتائج پیدا کریگی۔

۴۱۱ یسبل ربک - ایک امام کے ماتحت چلو - جس کیوجہ سے بہت فائدے میں رہتی ہیں اسمیں منکران خلافت کو انتباہ ہے۔

۴۱۲ العدل - جتنا کسی کا حق ہے اسے پورے کا پورا دیدینا (ب) ہر چیز برخود پسندی بر دیگران مپسند (ب) وایتائی ذی القربی قریبیوں کا سا دینا بغیر تمناء اسید اجر۔

۴۱۳ الفحشاء - اونچے مرتبہ اسکا سخت کلامی بے حیائی کی بات - بخل (ب) والمنکر ایسے افعال جن کا دوسرے پر بڑا اثر پڑتا ہے اور پبلک میں انکا انکار کیا جاتا ہے - یہ چیزیں باتیں انسان کو صاحب مروت کر دیتی ہیں

۴۱۴ نزله روح القدس - جو روح القدس مسیح کے لئے مخصوص کرتے ہیں وہ یہ آیت نوٹ کرلیں۔

۴۱۵ لا یومنون بایات اللہ مغربی کا ایک نشان تو یہ ہے کہ وہ خدا کی نشانیوں کی کچھ قدر نہیں کرتا - دوم وہ لوگوں سے معاملہ کرنے میں بھی جھوٹ بولتا ہے۔

۴۱۶ ان ربک للذین ھاجروا - کلمہ کفر بولنے والوں کے لئے یہ شرائط بیان فرمائیں کہ ہجرت کرے - پھر جہاد فی الدین کرے - صبر سے کام لے تب خدا بخشے گا۔

۴۱۷ امۃ - معلم الخیر - جماعت کا قائم مقام۔

۴۱۸ بالحکمۃ - پکی اور مدلل باتوں کے ساتھ (ب) الموعظۃ الحسنۃ موثر پیرایہ وعظ اختیار کرے۔

۴۱۹ (ج) احسن - اختلاف کی اصل وجہ کو پیش کیا جائے - اور معاملہ کو چھوٹا کرے

پندرھواں پارہ شروع ہوا

۴۲۰ سورہ بنی اسرائیل کا شروع - اسوقت دو مرکز تھے شرک و بدعات کے ایک مکہ مشرکین کا دوم بیت المقدس اہل کتاب کا - خدا نے دونوں کی نسبت دکھایا - کہ ان پر اسلام غالب آئے گا - یہ کام خدا کی تسبیح کے لئے ہوگا۔

۴۲۱ وقضینا - ہم نے اطلاع دی۔

۴۲۲ فاذا جاء - بنی اسرائیل پر دوبارہ تباہی آئی اسیطرح مسلمانوں پر بھی ایک عباسی سلطنت تباہ ہوئی - دوم مسیح موعود کے انکار کے بعد۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۴۲۳ بالآخرۃ - (۱) قیامت (۲) زمانہ مسیح موعود

امرنا - ہم حکم دیتے ہیں وہاں کے آسودہ حال لوگوں کو وہ ہمیں نافرمانی کرتے ہیں - (۳) ہلاک کر دیتے ہیں (۴) برباد دیتے ہیں - یاد رہے کہ عذاب کے وقت وہی بدی صادق ہے جو اس عذاب کی خبر دے

۴۲۴ قولاً سدیداً - ایسی تجویز بتادو تعمیم دو جس سے بیسہ خود آئی پیدا ہو سکے -

۴۲۵ مسحوراً - صبح و شام روٹی کھانیوالا -

(۲) پاگل (۳) جسے سحر دیا گیا -

۴۲۶ الی ربھم الوسیلۃ - التوسیلۃ الحاجۃ یعنی یہ خود محتاج ہیں -

۴۲۸ وما جعلنا الرؤیا - یعنی معراج

۴۲۸ نرسل بالآیات - وہ نشان جو پہلے نہیں دکھائے گئے

۴۲۹ یسئلونک عن الروح (۱) کلام الٰہی - (۲) نفس انسانی - اس کا جواب دیا کہ یہ کلام خدا کے حکم سے نازل ہوتا ہے مگر ہمیں علم نہیں کہ کلام الٰہی و شیطانی میں فرق نہیں اور نفس انسانی حکم ربی سے ہے - حادث ہے قدیم نہیں ثبوت یہ ہے کہ وما اوتیتم من العلم یعنی کوئی علم اسے نہیں ہوتا - اگر جوہر بھوگتا آئے تو اس کا علم ہونا چاہیئے تھا -

۴۳۰ قل سبحان ربی - اگر معراج جسمانی ہوتا تو یہ نہ فرماتے - یہ مسیح موعود نے لکھا ہے -

۴۳۱ لنستفزنھم - فرعون چاہتا تھا کہ بنی اسرائیل کہیں نہ رہیں خدا نے دشمن ہلاک کرکے فرمایا - اب خدا کی زمین میں چین سے رہو - یہ مراد نہیں کہ مصر ہی میں رہو -

۴۳۲ اذاوی الفتیۃ - مسیح کے حواریوں کے مرید اٹلی میں انہوں نے ڈیرا لگایا - جب لوگوں نے ستایا تو پہاڑوں میں ایک فریق چھپ گیا کئی سو سال تک اور ایک فریق باہر رہا - پھر دونوں مل گئے - کہ انہیں سے اپنا مذہب کسی نے یاد رکھا - فضربنا علی آذانھم پہاڑ میں جینے والوں کو بیرونی خبریں نہیں پہنچتی تھیں -

۴۳۳ من یھد اللہ - یعنی چاہے تو غاروں میں رہنے والوں کو ہدایت دے -

۴۳۴ وکلبھم باسط - ہمارے شیخ فرماتے تھے یہ پیشگوئی ہے کہ ان اصحاب کہف کی اولاد ایسے باحشمت بھی ہونگے کہ ان کا رعب ہوگا وہ کتا ساتھ رکھتے ہونگے -

۴۳۵ لبثوا علیھم - ان لوگوں کو متبرک سمجھا - گرجا بنا دیا - بطور یادگار -

۴۳۶ مراغ ظاھرا - جھگڑا کرنا ہو تو دلل ہو -

۴۳۷ انی فاعل ذالک غدا - یعنی اپنی ہجرت کی خبر ان کو نہ دے مگر جیسے خدا چاہے یعنی ابوبکر کو

۴۳۸ لاقرب من ھذا - اصحاب کہف کی ترقی میں تین سو سال لگے - مگر تمہیں بہت جلد ترقی دینگے

۴۳۹ واصبر نفسک - اصلاح کیلئے تلاوت ذکر اور صحبت صالحین کا طریق بتایا - ایسی صحبت کہ وہی مطلوب ہوں ولا تعد عینک عنھم اور دنیا پر دین مقدم کرلو -

۴۴۰ وکان لہ ثمر - صاحب اولاد تھا -

واضرب لھم مثلا - اسمیں نصرانیت کی ترقی پھر تنزل اور اسلام کی ترقی کا حال بتایا -

۴۴۱ مکنا - لکن انا

۴۴۲ موئلا - پناہ کی جگہ -

۴۴۳ واذ قال موسیٰ - ہمارے شیخ فرماتے تھے کہ یہ موسیٰ علیہ السلام کا معراج ہے - اصابہ (ابن حجر) میں بھی لکھا ہے کہ خضر فرشتہ ہے

۴۴۴ مجمع البحرین - نیل ابیض و ازرق کا مقام اتصال سنا دشہر - ان لوگوں کے نزدیک جو اسے ظاہر پر حمل کرتے ہیں -

۴۴۵ حوتھما - بخاری میں آتا ہے کہ یہ مچھلی کھانے کیلئے نہ تھی بلکہ نشان کے طور پر تھی کہ جہاں گم جائیگی وہی مجمع البحرین ہوگا (اب) مچھلی چونکہ کھائی جاتی ہے اسلئے کھانے کے وقت پر یاد آئی - (ج) عجبا کہ جو نشان تھے وہی بھول گئے -

۴۴۶ عبدا - عبد سے ضروری نہیں کہ انسان ہی ہو - فرشتہ بھی عباد ہیں -

۴۴۷ فانطلقا - یہاں حضرت موسیٰ کے ساتھی کا پتہ نہیں چلتا - (معراج ہونے پر دلیل)

۴۴۸ یاخذ کل سفینۃ - معلوم ہوا کہ مومن کو کوئی تکلیف پہونچے تو وہ خدا پر حسن ظن کرے کہ کسی بڑی مصیبت سے بچانے کیلئے چھوٹا دکھ دیا

۴۴۹ ان یبدلھما - اگر کسی کا بچہ فوت ہو تو حسن ظن سے کام لے - کہ خدا اسکا بدلہ دینا چاہتا ہے اس بچے میں کوئی نقص ہوگا -

۴۵۰ وکان ابوھما صالحا - بچوں کا ذکر نہیں کیا معلوم ہوا باپ صالح تھا -

(۲) افسوس انیپر جو مسیح موعود کی اولاد سے بغض رکھتے ہیں - وہ اتنا ہی لحاظ کرتے کہ کان ابوھما صالحا -

سولھواں پارہ شروع ہوا

۴۵۱ ذی القرنین - دو حکومتوں والا - دو زمانوں والا - میدی - اور فارس کا بادشاہ - کیقباد خدا کا برگزیدہ تھا - اسی نے سد بنائی تھی -

دانیال باب ۸ میں اس کا ذکر ہے مسیح موعود نے فرمایا کہ اسمیں بطور پیشگوئی میرا ذکر ہے - تمام دنیا کی دو دو صدیاں آپ پر گذری ہیں -

(ب) تاریخ (بائبل) میں صاف لکھا ہے کہ یافث کے بیٹے کا نام ماجوج ہے پھر حزقیل باب ۳۸ و ۳۹ میں انکا ذکر ہے -

۴۵۲ مغرب الشمس - اپنے ملک کی مغربی طرف فی عین حمئۃ - یعنی اس علاقہ کے قریب دلدلیں تھیں سورج وہیں ڈوبتا معلوم دیتا تھا

۴۵۳ ونفخ فی الصور - خدا کیطرف سے جو بگل بجایا جاتا ہے - وہ اسکا نبی ہے -

۴۵۴ عرضنا جھنم - جہنم سے مراد وہ آگ جو لڑائیوں میں ایک دوسرے پر ڈالی جاتی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"ضرورت الہام"

موجودہ زمانہ میں جبکہ علوم بہت ترقی کر گئے ہیں اور دنیا صنعت و حرفت میں آگے ہی آگے قدم رکھ رہی ہے۔ اہل دنیا میں سے اکثر تو اللہ تعالےٰ کے وجود سے ہی منکر ہو بیٹھے ہیں۔ اور بعض اس بات سے تو منکر نہیں لیکن پھر بھی یہ اعتقاد رکھتے ہیں۔ کہ موجودہ زمانہ میں اللہ تعالےٰ اپنے مقربوں سے ہمکلام نہیں ہوتا۔ ہاں ابتدائے آفرینش میں اللہ تعالےٰ نے کلام کیا۔ اوروں کو تو جانے دیجئے خود اہل اسلام جو سب سے بعد کے نبی (محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر ایمان لاتے ہیں۔ انہوں نے بھی یہ کہدیا۔ کہ موجودہ زمانہ میں خدا تعالےٰ کسی سے کلام نہیں کرتا۔ حالانکہ اللہ تعالےٰ اپنی پاک کلام میں صریح فرماتا ہے۔ ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا تتنزل علیھم الملائکۃ الا تخافوا ولا تحزنوا الخ وجو اللہ تعالےٰ کو مالک استقامت اختیار کرتے ہیں انکے پاس فرشتے آتے ہیں۔ اور ان سے کہتے ہیں۔ کہ تم بالکل خوف و حزن نہ کرو۔ اس نص صریح کے ہوتے ہوئے مسلمانوں کا کہنا۔ کہ دعوئی الہام اس زمانے میں غلط اور باطل ہے۔ کہانتک قابل تسلیم ہوسکتا ہے۔

اس مسئلہ کے دو پہلو ہوسکتے ہیں۔

(۱) کہ الہام ہونا چاہئے۔

(۲) موجودہ زمانہ میں الہام ہوتا ہے۔

پہلا پہلو تو تقریباً عام طور سے مسلم ہے۔ اور اس سے انکار انہی اپنی مذہبی کتاب کا انکار سمجھا جائیگا۔ لیکن تاہم میں وہ دلائل بھی درج کرتا ہوں جو ضرورتِ الہام کو ثابت کرتے ہیں۔ شاید سعید روح کیلئے مفید ثابت ہوں۔

غرض پیدائش مسلمہ بات ہے۔ کہ پیدائش عالم کی غرض عبودیتِ خالق۔ اور اس کا مقرب بننا ہے۔ ہاں صورت تقرب میں اگر کوئی اختلاف ہو تو ہو اس سے ہمیں اسجگہ کوئی غرض نہیں

پہلی دلیل جب معلوم ہو گیا۔ کہ اللہ تعالےٰ کی عبادت انسانی پیدائش کا مدعا ہے۔ تو ساتھ ہی یہ بھی تسلیم کرنا پڑیگا۔ کہ اللہ تعالےٰ ضرور ضرور اپنے بندوں سے ہمکلام ہوتا ہے۔ اور ان کو طریق عبادت بتلاتا ہے۔ کیونکہ بغیر اسکے بتانے کے ہم اسکی عبادت کا طریق نہیں جان سکتے۔ دیکھو جب ہم ایک اپنے جیسے آدمی کی رضامندی کے اسباب کو اپنی عقل سے دریافت نہیں کرتے تو پھر ہمارا یہ دعوے کہ ہم اللہ تعالےٰ کی مرضی کو بغیر اس کے بتانے کے دریافت کر سکتے ہیں کہانتک درست ہوگا۔ پس ضرور ہے۔ کہ وراء الوریٰ ہستی خود ہمیں اپنی مرضی پر آگاہ کرے۔ پس یہی الہام ہے۔

دوسری دلیل دنیاوی گورنمنٹ ایک باغی اور سرکش کو جہاں سزا دیتی ہے۔ وہاں وہ وفادار اور فرمانبردار رعایا کو انعام اکرام دیتی ہے۔ اگر ایسا نہ کرے تو وہ گورنمنٹ حقوق تلف کرنیوالی ہوگی پس جو ہمارے دوست اللہ تعالےٰ احکم الحاکمین کے متعلق جو سب عیبوں اور نقصوں سے پاک ہے یہ خیال رکھتے ہیں۔ کہ وفادار مومن اپنی اطاعت اور فرمانبرداری میں خواہ کتنا ہی بڑھ جاوے۔ اللہ تعالےٰ اسکو سلوک کے لحاظ سے اوروں سے ممتاز نہیں کرتا اگر یہ امر جو اللہ تعالےٰ کے پیارے بننے میں جان توڑ کوشش کرتے ہیں۔ ظلم نہیں تو اور کیا ہے۔؟ اگر یہ کہا جاوے۔ کہ اللہ تعالےٰ ان کو قیامت کے دن اجر و ثواب میں اور بڑھ فضیلت دیگا۔ تو میں کہونگا۔ کہ کیا وہ جو اس یار کی راہ میں مرتے ہیں۔ انکو یہ خیال کوئی تسلی دیسکتا ہے۔ ہرگز نہیں۔ اس فطرت کو اللہ تعالےٰ مدنظر رکھکر فرماتا ہے۔ والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا کہ جو لوگ ہمسے ملاقات کرنیکے لئے دنرات مجاہدہ کرتے ہیں۔ آخر ہم انکو ہدایت کرتے ہیں۔ واللہ یھدی من یشاء الی صراط مستقیم۔ اور وہ صراط مستقیم کیا ہے فرماتا ہے صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین۔ کہ وہ صراط مستقیم منعم علیہ لوگوں کا راستہ ہے۔ اور پھر منعم علیہ لوگوں کی یوں تفسیر فرمائی ہے۔ ومن یطع اللہ والرسول فاولئک مع الذین انعم اللہ علیھم من النبیین والصدیقین والشھداء والصالحین وحسن اولئک رفیقا۔ پس ہدایت صراط مستقیم کے معنے منعم علیہ بنا دیئے۔ ہوئے جو نبی۔ صدیق۔ شہید۔ اور صالح ہوتے ہیں۔

اگر یہ قانون نہ ہوتا۔ تو خدا تعالےٰ سے پیار کرنیوالے جیتے ہی مرجاتے۔

پس دروازہ الہام بند کرنا گویا عشاق رحمان کو ہلاک کرنا ہے۔ حالانکہ اس مظلم کو ایک دنیاوی گورنمنٹ بھی روا نہیں رکھتی تو کیا وہ بے عیب ذات ہی اس کو جائز قرار دیسکتی ہے۔ ہرگز نہیں۔

تیسری دلیل یہ ہے کہ انسانی جسم کے دو حصے ہیں۔ ایک جسم دوسرے روح۔ جسم کی خوراک کا تو کوئی بھی منکر نہیں۔ لیکن دوسرے حصے یعنی روح کی بھی ایک غذا ہونی چاہئے جسطرح جسم بغیر خوراک کے جو روٹی۔ سالن۔ حلوا وغیرہ وغیرہ ہوتی ہے۔ کبھی قائم نہیں رہ سکتا۔ اسی طرح روح بھی بغیر غذا کے نہیں رہ سکتی۔

روح کی خوراک روح کیلئے مادی غذا کی تو ضرورت نہیں کیونکہ وہ خود مادی نہیں۔ اس لئے ضرور کوئی ایسی غذا ہوگی۔ جو روحانی ہو۔ وہ خدا تعالےٰ کے الہام کے بغیر کیا ہوسکتی ہے۔ پس جسطرح جسم کے قیام کیلئے طعام کی ضرورت ہے۔ اسی طرح روح کیلئے بھی ایک طعام کی ضرورت ہے۔ اور وہ الہام الٰہی ہے۔

چوتھی دلیل مسلمہ بات ہے کہ الہام انعام علام ہے۔ اور خدا کی رحمت اور برکت کی نشانی و علامت ہے۔ اور رضامندی کا ایک وحید ذریعہ ہے اور اللہ تعالےٰ کی نعمتوں میں سے ایک عظیم الشان نعمت ہے۔ اور اسکا بند ہونا دو صورتوں سے خالی نہیں۔ اول یہ کہ اللہ تعالےٰ کے پاس یہ نعمت ختم ہو چکی ہے۔ اور اب وہ کسی کو اس انعام سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہرہ نہیں کر سکتا ۔ یہ صورت تو بدیہی البطلان ہے
یونکہ نفس موجود ہے ۔ ما عندکم ینفد وما
باللہ باقٍ ۔ یعنی جو تمہارے پاس ہے ۔ وہ
ہو ختم ہو جاتا ہے ۔ لیکن جو اللہ تعالےٰ کے پاس
ہے وہ ختم نہیں ہو سکتا ۔
دوم ۔ یہ کہ انسانوں میں سے کوئی اس انعام کے حاصل
کرنے کے قابل نہ ہو ۔ یہ بات قرین قیاس ہوتی اگر
قرآنی اس کا ابطال نہ کرتی ۔ قرآن کریم میں آیا ہے
کنتم خیر امۃ اخرجت للناس ۔ کہ تم
اے امت محمدیہ) بہتر امت ہو جو لوگوں کے لئے
ظاہر کی گئی ہو ۔ یہ بات تو مسلم ہے کہ ہر ایک قوم میں
الہام الٰہی سے مشرف ہونیوالے ہوتے رہتے ہیں ۔
اللہ تعالےٰ امت محمدیہ کو ان سب سے بہتر امت بتلاتا
ہے ۔ اب اگر اسمیں الہام نہ مانا جاوے ۔ تو پھر اسکو
خیر الامم کہنا جھوٹ ہوگا ۔
پس جب الہام انعام اور نعمت ہے اور امت
محمدیہ خیر امۃ ہے ۔ تو پھر کیونکر ہو سکتا ہے ۔ کہ اس
امت کیلئے دروازۂ الہام مسدود ہو ۔
اب میں بتلاتا ہوں کہ دوسرا پہلو بھی موجودہ
زمانہ میں پورا ہو رہا ہے اور ہر وقت پورا ہوتا رہیگا
یعنی دروازہ الہام کھلا رہیگا ۔
دیکھئے ابو داؤد کی حدیث میں آیا ہے ۔ کہ ان اللہ
یبعث لھذہ الامۃ علی رأس مائۃ کل سنۃ
من یجدد لھا دینھا ۔ کہ امت محمدیہ کی تجدید دین
کیلئے ہر صدی کے سر پر ایک مجدد آتا رہیگا ۔ سو اس
حدیث اور آیت قرآنی کما استخلف الذین من
قبلھم کے مطابق آجتک سلسلہ خلافت روحانی
وجسمانی جاری رہا ہے ۔ مجددین میں سے ہر ایک
الہام کا مدعی تھا ۔ اور انکی صداقت مسلم فیہ ہے
پس ضرور ہوا ۔ کہ مانا جاوے ۔ کہ اب بھی الہام
ہوتا ہے ۔ اور اس چودھویں صدی میں چونکہ صرف
مجدد کام نہ کر سکتا تھا ۔ کیونکہ صلیبی مذہب بہت
ترقی کر گیا تھا ۔ اس لئے بموجب فرمان نبوی کیف
انتم اذا نزل فیکم مسیح ابن مریم یکسر الصلیب الخ

کسر صلیب کے لئے مسیح موعود تشریف لائے ۔
لیکن دنیا کے کیڑوں نے اپنی عادت کے مطابق
انکی تکذیب و تفسیق کی ۔ پر آخر کیا ہوا ۔ وہی
جسکو مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بیان
فرماتے ہیں ۔

ہائے میری قوم نے تکذیب کر کے کیا کیا
زلزلوں سے ہو گئے صدہا مساکن مثلِ غار

المدد تا جالندھری

کونسا مذہب انسان کی کانشنس کے مطابق ہے

واضح ہو کہ سب سے پہلے ہم یہ معلوم کرنا چاہتے
ہیں ۔ کہ مذہب کہتے کسکو ہیں ۔ سو یاد رکھنا چاہئے
کہ لغت عرب میں مذہب رستہ کو کہتے ہیں ۔ یعنی
ایسا رستہ جسپر چل کر باری تعالےٰ کی اطاعت
اور فرمانبرداری کا سارٹیفکٹ حاصل ہو جاوے
اسی بات کو ہمارا فرقان مجید فرماتا ہے ۔ کہ وما
خلقت الجن والانس الا لیعبدون ۔ کہ
میں نے جن و انس کو صرف اسلئے پیدا کیا ہے
کہ وہ میری عبادت کریں ۔ پس اس آیت کی رو
سے اصل مقصد انسان کی پیدائش کا خدا کی
عبادت کرنا ہے ۔ اب سوال ہو سکتا ہے کہ تمام
مذہب جو اپنے آپکو مذہب کہلانے کے مستحق سمجھتے
ہیں ۔ وہ سبھی باری تعالےٰ کی عبادت کرنیکی تعلیم
دیتے ہیں ۔ لیکن ہم نے یہ معلوم کرنا ہے کہ کون مذہب
انسان کی فطرت کے موافق ہو سکتا ہے ۔

سو موجودہ زمانے میں تین ہی بڑے بڑے
مذہب پائے جاتے ہیں ۔ اول عیسائی ۔ دوم
آریہ اور سوم اسلام ۔
دنیا میں مختلف قسم کے آدمی پائے جاتے ہیں
بعض کی طبائع نرمی کو پسند کرتی ہے ۔ اور بعض
سختی کو ۔ مثلاً دیکھو کہ بعض طلباء کا یہ حال ہوتا ہے
کہ جب انہیں استاد نے ان کو سزا دی تو انہوں نے بالکل
ہی کام چھوڑ دیا ۔ لیکن برخلاف اسکے بعض طالعلم
ایسے ہوتے ہیں ۔ کہ سزا کے بغیر کام ہی نہیں کر سکتے
سو ہم اُس مذہب کو سچا یقین کر سکتے ہیں ۔ جو کہ
اپنے اندر یہ دونوں طرح کی تعلیمیں رکھتا ہو ۔
اول ہم عیسائی مذہب کی طرف غور کرتے ہیں
کہ وہ کہاں تک انسان کی کانشنس کے مطابق ہے
سو یاد رکھنا چاہئے ۔ کہ عیسائی مذہب کا عقیدہ
یہ ہے کہ خدا محبت ہے ۔ وہ اپنے بندوں پر رحم
ہی کرتا ہے ۔ اور اپنے اپنے رحم کے تقاضہ پر اپنے
اکلوتے بیٹے کو بندوں پر قربان کر دیا ۔ لیکن ہم کہتے
ہیں کہ وہ طبائع جو سزا کے بغیر کام ہی نہیں کر سکتیں
اس مذہب میں انکے لئے کیا درمان ہے ۔ ان کی
الہامی کتاب اس کا جواب دینے سے قاصر ہے ۔ گویا
نصف دنیا کی طبائع مذہب عیسائیت کو قبول نہیں
کر سکتیں ۔ سوائے اسکے کہ جبر اور لالچ سے لوگوں کو
گمراہ کر لیا جائے ۔ پھر انکی الہامی کتاب کی تعلیم بھی
اس قابل نہیں کہ موجودہ زمانہ میں اسے فطرت صحیحہ
قبول کرے ۔ مثلاً وہ حکم دیتا ہے ۔ کہ اگر تیرے ایک
گال پر کوئی طمانچہ مارے تو دوسری بھی اسکے آگے
پھیر دے ۔ کیا یہ تعلیم اس قابل ہے کہ اسکو لوگوں کی
طبائع قبول کریں ۔ ہرگز نہیں ۔
عجیب بات تو یہ ہے کہ اسکے ماننے والے بھی
اسپر عمل نہیں کر سکتے ۔ دیکھو اس جنگ میں اگر
جرمن نے حملہ کیا تھا ۔ تو کیوں نہ پادری صاحبان
نے یہ فتویٰ دیا کہ اور ملک بھی اسے دیدینا چاہئے
یورپ کے داناؤں نے اسکی کچھ پرواہ نہ کی کیونکہ
جانتے تھے کہ ایسا کرنے سے تمام دنیا کا کارخانہ ہی
درہم برہم ہو جائیگا ۔
اب ہم آریہ مذہب پر نظر کرتے ہیں ۔ کہ وہ
کہاں تک انسان کی فطرت کے مطابق ہے ۔ سو انکا
عقیدہ یہ ہے کہ انسان ایک گناہ کے بدلے مختلف
جونوں میں مارا مارا پھرتا ہے ۔ اور سزا سے کبھی
بھی چھٹکارا نہیں پا سکتا ۔ گویا کہ انکے نزدیک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا ایسا ظالم و سفاک ہے کہ ایک گناہ کے عوض میں کروڑہا برس بلکہ کروڑہا اربوں تک سزا دیئے جاتا ہے۔ اور پھر بھی اسکا جی ٹھنڈا نہیں ہوتا۔ اگر کچھ دن نجات مل بھی جائے تو روحوں کی محدود تعداد اسے مجبور کرتی ہے کہ پھر اسی دارالمحن میں اس نجات یافتہ روح کو بھجوائے

پس بتاؤ کہ وہ طبائع جو سزا کو عار خیال کرتی ہیں اور رحم اور نرمی کو پسند کرتی ہیں۔ وہ کہاں اس مذہب میں داخل ہونگی۔ وہ تو ایسے مذہب کو دور ہی سے سات سلام کرینگی۔ پھر ان کی مسلمہ سیتارتھ پرکاش نیوگ جیسے حیا سوز مسئلے کو جائز قرار دیتی ہے۔ پتھر پڑیں ایسے مسئلے پر اور پہاڑ گرے ایسے عقیدے پر کیا کوئی فطرت انسانی اس بات کو قبول کر سکتی ہے۔ کہ ایک شخص اپنی پاکدامن بیوی کو جو خاندان اور عزت رکھتی ہے محض بچہ لینے کی خاطر دوسروں سے ہم بستر کرادے میرا دل تو کانپ اٹھتا ہے۔ جب میں یہ دعویٰ سنتا ہوں کہ اس مسئلہ کی بنیاد اس الہام پر ہے جو ابتداء دنیا میں مخلوق خدا کی ہدایت کیلئے نازل ہوا۔

اب ہم اس پیارے مذہب کی طرف غور کرتے ہیں۔ جیسے ہر ایک انسانی فطرت قبول کر سکتی ہے وہ مذہب الاسلام ہے بڑی بڑی رحمتیں اور برکتیں ہوں اس مقدس شخصیت پر جو اسکی لانے اور پھیلانے والی ہے۔ جس پر خدا تعالےٰ نے ایسی کتاب نازل فرمائی جس سے بڑھکر روئے زمین میں اب کوئی کتاب نہیں جو حق اور باطل میں دن رات کیطرح فرق نمایاں دکھاتی ہے وہ ایک چشمہ ہے جس سے پیاسوں کی پیاس بجھتی ہے۔ وہ ایک نور ہے جس سے گھر کا آدمی روشنی حاصل کرتا ہے۔ وہ ایک ایسے خدا کو پیش کرتی ہے جو قیامت تک الحیّ القیوم ہے۔ اور اپنے بندوں سے ہر زمانہ میں کلام کرتا ہے اور انکی دعاؤں کو سنتا اور جواب دیتا ہے۔

یہی کتاب ہے جسکی حفاظت کا ذمہ خود رب السموات والارض لیتا ہے اور فرماتا ہے کہ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون اور یہی وہ کتاب ہے جسمیں ڈنکے کی چوٹ یہ دعویٰ موجود ہے۔ ان کنتم فی ریب مما نزلنا علی عبدنا فاتوا بسورۃ من مثلہ وادعوا شھداءکم من دون اللہ ان کنتم صادقین پھر کیا مجال ہے کہ آجتک کسی کو مقابلہ کا حوصلہ ہوا ہو۔ اس عظیم الشان کتاب کے شروع میں ہی اسکا بنانے والا فرماتا ہے کہ الحمد للہ رب العالمین الرحمٰن الرحیم مالک یوم الدین کہ تمام تعریفوں کی مستحق وہ ذات پاک ہے جو اپنے بندوں پر رحمٰن اور رحیم ہے یہ ان طبائع کیلئے ہے جو کہ صرف نرمی کو پسند کرتی ہیں اور سزا سے کوسوں بھاگتی ہیں۔

سنو! کہ وہ جزا سزا کا مالک ہے اور اسکے متعلق ہر قسم کے اختیار رکھتا ہے۔ ڈرایا سخت ڈرایا مگر لفظ مالک میں پھر بھی رحم کا پہلو مخفی ہے یہی وجہ ہے جو ہمارے نبی کریم کی زبانی مروی ہے کہ یاتی علی جھنم زمان لیس فیھا احد ونسیم الصبا یتحرک ابوابھا کسقدر زبردست اور سچی تعلیم ہے کہ ایک دو جملوں میں تمام انسان کی طبائع کا فوٹو کھینچ دیا اور بتا دیا کہ صرف اسلام ہی ایسا مذہب ہے جو انسان کی فطرت صحیحہ کے مطابق ہے۔ ایک اور جگہ خدا تعالےٰ اپنی پاک کلام میں فرماتا ہے۔ ان الدین عند اللہ الاسلام ذالک الدین القیم فطرۃ اللہ التی فطر الناس علیھا۔ یعنی وہ دین جس میں خدا کی معرفت اور اسکی پرستش احسن طور پر ہوتی ہے وہ اسلام ہی ہے۔ اسلام انسان کی فطرت میں کہا گیا ہے۔ اور خدا نے انسان کو اسلام کیلئے ہی پیدا کیا ہے۔

اب سوال ہوتا ہے کہ اسلام کہتے کسکو ہیں سو واضح ہو کہ ذبح ہونے کیلئے اپنی گردن خدا کے آستان قدس پر رکھ دینا۔ یعنی اسکی محبت میں ایسا فنا ہو جانا کہ کہ اسکا اپنا کچھ بھی نہ رہے۔ بلکہ سب کچھ اسی کا ہو جائے اسکے صلہ میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا تتنزل علیھم الملئکۃ الا تخافوا ولا تحزنوا وابشروا بالجنۃ التی کنتم توعدون۔ یعنی جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ ہمارا خدا وہ خدا ہے جو جامع صفات کاملہ ہے اور یہ کہکر پھر وہ استقامت اختیار کرتے ہیں۔ ان پر فرشتے اترتے ہیں۔ اور خدا سے ہمکلامی حاصل ہوتی ہے ارشاد ہوتا ہے۔ کہ تم بندوں سے مت ڈرو۔ اور غم نہ کھاؤ۔ میں تمہیں اسی دنیا میں بہشت دیتا ہوں جسکا تمہیں وعدہ دیا گیا تھا۔

پس اے میرے ہموطن بھائیو! اور اے بنی نوع انسان جہاں کہیں بھی تم خدا کی زمین پر رہتے ہو سنو! اور گوش ہوش سے سنو!

اسلام سے نہ بھاگو راہ ہدیٰ یہی ہے
اب آسمان کے نیچے۔ دین خدا یہی ہے

خاکسار غلام محمد گوجرانوالہ۔ احمدیہ سکول قادیان

تحفۃ الہند انگریزی:۔ یہ وہ مشہور کتاب ہے جو مولوی عبید اللہ صاحب مرحوم نومسلم نے سب سے پہلے ہندو مذہب کی حقیقت کو ظاہر کرنے کیلئے تصنیف کی جسکی لاکھوں جلدیں ہندوستان میں آج تک بار بار چھپکر فروخت ہوئی ہیں۔ اس نادر کتاب کو ایک قابل انگریزی داں مسلمان نے اردو سے انگریزی میں قابلداد ترجمہ فرمایا ہے۔ انگریزی خواں پبلک اس ترجمہ کی قدر کرے۔ چند نسخے ہمنے منگائے ہیں۔ قیمت صرف عہ

سیتارتھ پرکاش:۔ کے چودھویں باب کا اردو انگریزی میں۔ پنڈت دیانند کی مشہور کتاب ستیارتھ پرکاش میں جو ایک باب برخلاف مذہب اسلام لکھا ہوا ہے۔ اسکا لاجواب ردّ بزبان انگریزی قابل مصنف نے شائع کیا ہے۔ چند نسخے موجود ہیں۔ جلد خریدو۔ قیمت صرف عہ

منیجر اخبار فاروق قادیان ضلع گورداسپور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آیت خاتم النبیین
اور
مولوی محمد علی صاحب

مولوی محمد علی صاحب نے اپنی کتاب النبوۃ فی الاسلام میں آیت خاتم النبیین کے ایک معنی کرکے یہ ثابت کیا ہے کہ اگر نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نبی کا آجانا تسلیم کیا جائے۔ تو اس سے آپکی ہتک ہے اور آپکی دوسرے انبیاء پر کوئی فضیلت ثابت نہیں ہوسکتی۔ اور ساتھ ہی یہ خیال کرلیا ہے کہ ان معنوں کی رو سے مرزا صاحب ہرگز نبی نہیں ہوسکتے کیونکہ آپکو نبی مان لینے سے حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اس فضیلت کا انکار کرنا پڑتا ہے کہ جس کا آیت خاتم النبیین میں اثبات کیا گیا ہے اور وہ معنے یوں بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ کہنے سے بیشک آپکا اور انبیاء کیطرح اپنی امت کا باپ ہونا تو ثابت ہوجاتا تھا۔ لیکن ابھی ایک نقص باقی تھا وہ یہ کہ پہلے نبیوں کی ابوت کا زمانہ محدود ہوتا تھا۔ یعنی جب دوسرا نبی آجاتا تھا۔ تو پہلے نبی کی ابوت روحانی ختم ہوجاتی تھی۔ اسلئے فرمایا وخاتم النبیین، یعنی اب کوئی نبی نہیں آئیگا۔ جس سے وہ شبہ بھی دور ہوگیا۔ اسطرح پر کہ جب کوئی نبی ہی نہیں آئیگا تو آپکی ابوت بھی ختم نہیں ہوگی۔ مگر ناظرین ذرا غور و فکر سے دیکھیں۔ کہ کیا مولوی صاحب کا یہ استدلال ہماری عقیدہ کے برخلاف ہے۔ کیا ہم یہ مانتے ہیں۔ کہ کوئی ایسا نبی بھی آسکتا ہے۔ جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ابوت کو مٹائے اور ختم کرنیوالا ہو۔ پس مولوی صاحب کے معنوں سے اگر ثابت ہوتا ہے تو یہ کہ ایسا نبی نہیں آسکتا جو آپکی ابوت دور کرکے اپنی ابوت کو قائم کرنیوالا ہو۔ اور یہی ہمارا عقیدہ ہے مجھے سمجھ نہیں آتا۔ مولوی صاحب نے اسقدر لمبی چوڑی بحث کرنے کے بعد لفظ خاتم النبیین سے لانیکی جو حکمت بیان فرمائی ہے۔ اس سے کیونکر یہ نتیجہ نکال لیا کہ حضرت مرزا صاحب کی نبوت آیت خاتم النبیین کے منافی ہے۔ کیا ہم یہ کہتے ہیں کہ حضرت مرزا صاحب کی نبوت آیت خاتم النبیین کے منافی ہے۔ کیا ہم یہ کہتے ہیں کہ حضرت مرزا صاحب کے آنیسے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ابوت کا زمانہ ختم ہوگیا ہے۔ کیا اب ہم احمدی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی امت نہیں کہلاتے۔ پس مولوی صاحب کے معنے ہمارے معنوں کے برخلاف نہیں۔ اصل بات یہی ہے کہ آیت خاتم النبیین کو مانع نبوت خیال کرنا یہ سخت غلطی اور قلت تفکر کا نتیجہ ہے جیسا کہ مولانا مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند اپنی کتاب "تحذیر الناس" صفحہ ۲۸ پر فرماتے ہیں کہ "اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلعم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئیگا" جس سے صاف ظاہر ہے کہ انکے نزدیک ہرگز آیت خاتم النبیین مانع نبوۃ نہیں ہے۔ اور آیت کا سیاق و سباق بھی ان معنوں کا متحمل نہیں ہے۔ کیونکہ اس سورۃ کے شروع میں۔ انا احللنا لک ازواجک اللاتی اتیت اجورھن کہکر نبی صلعم کو ابو المومنین قرار دیا گیا تھا۔ اور آگے چلکر فرمایا۔ ما کان محمد ابا احد من رجالکم محمد تمہارے مردوں میں سے کسیکا بھی باپ نہیں اس سے وہم پیدا ہوتا ہے کہ پہلے تو آپ کا باپ ہونا فرمایا۔ بلکہ یہانتک کہ ایک غیر عورت بھی رسول اللہ کے نکاح میں آجانے کی وجہ سے مسلمانوں کی ماں ہوجاتی ہے۔ اور اب آپکے باپ ہونیسے نفی کیجاتی ہے اور چونکہ آپ باپ تھے بحیثیت نبی ہونیکے (جیسا کہ آیت انا احللنا لک ازواجک اللاتی اتیت اجورھن میں یہ نہیں کہا کہ محمد کی بیویاں بلکہ فرمایا النبی کی ازواج مطہرات مومنوں کی مائیں ہیں) اسلئے آپ کی ابوت کی نفی کے ساتھ آپکی نبوت کی نفی کا بھی خیال پیدا ہوتا تھا۔ تو اس وہم کو دور کرنے کیلئے خدا تعالے نے لفظ لکن کو لاکر آگے اس وہم کو بایں الفاظ دور کردیا ولکن رسول اللہ یعنی باپ کی نفی سے مراد جسمانی ابوت کی نفی ہے نہ کہ روحانی ابوت کی۔ چونکہ پہلے آپکو نبوت و رسالت کی جہت سے ہی باپ کہا گیا تھا۔ اور وہ آپ میں بدستور قائم ہے۔ لیکن صرف رسول اللہ کہنے سے آپکی دوسرے انبیاء پر کوئی فضیلت ثابت نہ ہوتی تھی۔ کیونکہ ہر رسول اپنی امت کا باپ ہی ہوتا ہے اسلئے فرمایا وخاتم النبیین۔ کہ دوسرے انبیاء پر آپکو یہ فضیلت ہے کہ انکی نبوت بغیر آپکی تصدیق کے ثابت نہیں ہوسکتی۔ چنانچہ ظاہر ہے کہ حضرت عیسیٰ یا حضرت موسیٰ یا حضرت ابراہیم غرضیکہ تمام انبیاء علیہم السلام کو ہم صرف اس لئے نبی مانتے ہیں۔ کہ نبی کریم نے انکی نبوت کو تسلیم کیا ہے۔ ورنہ آپکے ارشاد کے سوا کہ ان کی نبوت پر کوئی دلیل قوی اس زمانہ میں قائم نہیں ہوسکتی۔ یہی وہ عہدہ اور رتبہ ہے کہ جسکی وجہ سے آپ افضل الانبیاء کہلاتے ہیں۔ یعنی آپ کا خاتم النبیین ہونا بایں معنے ہے کہ کسی نبی کی نبوۃ بغیر آپکی مہر اور تصدیق کے ثابت نہیں ہوسکتی۔ اسی طرح اگر آئندہ بھی کوئی نبی ہو تو وہ بھی بغیر آپکی تصدیق کے نبی نہیں ہوسکتا اور آپکی تصدیق یہ ہوگی کہ آپکی اتباع اور پیروی سے درجہ نبوت کو حاصل کرے۔ اور اسمیں کیا شک ہے کہ آپکے فیض سے نبوت کو حاصل کرنے والا آپکی ابوت روحانی سے باہر نہیں ہوگا۔ بلکہ وہ بھی آپ کی اولاد میں سے ایک فرد ہوگا۔ اور اس طرح خواہ وہ آپ کے تمام کمالات مع نبوۃ محمدیہ کے اپنے اندر لے لے۔

تب بھی آپکے خاتم النبیین ہونے میں کوئی فرق نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ وہ آپکی مہر (پیروی) سے نبی بنا ہے۔ فتدبروا یا اولی الابصار۔

راقم تاج الدین (لائل پوری)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

علامات قیامت پوری ہو گئیں

مگر مسلمانوں کا مزعوم مسیح نہیں آیا

"ابن خضر جو (ثناء اللہ امرتسری) کی زبان قلم سے"

"خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا ہے وہ کسی نہ کسی رنگ میں سچا ہو جاتا ہے۔ ہر مذہب کے پیشواؤں نے قیامت کے آثار بتائے ہیں۔ گو ان کے الفاظ مختلف ہیں۔ مگر معانی سب کے متفق ہیں۔ ہندوؤں کے دھرم شاستر میں قرب قیامت کے زمانہ کا نام **کلجگ** ہے۔ ان کے ہاں بھی یہ زمانہ خیر و برکت کا نہیں۔ بلکہ شر و فساد کا ہے۔ اسلام میں اس زمانہ کو بدترین زمانہ قرار دیا گیا ہے۔ اسی لئے اس میں خالص عبادت کرنے اور خدا کیطرف جھکنے کا بہت بڑا درجہ بتایا ہے۔ اس بدترین زمانہ کی علامات بہت سی بتائی ہیں۔ زنا کی کثرت۔ شراب خوری کی کثرت۔ ماں باپ کی بے فرمانی کی کثرت حرامخوری کی کثرت۔ ان سب کے علاوہ جھوٹ کی کثرت۔ دنیا میں مذاہب کا اختلاف شدید ہے اتنا شدید ہے کہ ایک مشرق کو جاتا ہے۔ تو دوسرا مغرب کو۔ ایک یورپ کو تو دوسرا ایجپم کو ایک مذہب ایک کام کو راہ نجات سمجھتا ہے تو دوسرا اسی کو راہ جہنم جانتا ہے۔ باوجود اس تخالف اور اختلاف شدید کے جس بات پر یہ سب متفق ہوں وہ کیسی زبردست بات ہوگی۔ غور کیا جائے تو جتنے گناہوں کی کثرت قرب قیامت کے علامات قیامت میں آئی ہے۔ وہ عموماً اخلاقی ہیں۔ جنپر تمام مذاہب متفق ہیں۔ جیسے زنا۔ شراب۔ جھوٹ وغیرہ کی کثرت۔

آنمیں سے ہر ایک فعل مضر اخلاق ہی گذ بحکم ؎

خدا پنج انگشت یکساں نہ کرد

انمیں بھی مراتب مختلف ہیں۔ ان سب بداخلاقیوں میں جو ہر چوائی کی بداخلاقی جسکو راس العصیان کہا جاتا ہے جھوٹ ہے"

اہلحدیث آج ہندوستان بلکہ سارے ایشیا بلکہ ساری دنیا میں نارائستی کا جو فیشن ہو رہا ہے اسکا مرکز یورپ ہے۔ چونکہ یورپ تمام دنیا پر بحیثیت حکومت حاوی ہے۔ اس لئے بحکم الناس علی دین ملوکھم ساری دنیا اسمیں غرق ہو گئی۔ انا للہ

سرِ حدیث چونکہ یورپ کے لوگوں کو حضرت عیسیٰ مسیح علیہ السلام پر اعتقاد کامل ہے یہانتک کہ وہ اسکو خدا کا بیٹا بلکہ منجی خدا جانتے ہیں۔ ایشیائی لوگ مسلمان اپنے پیغمبر علیہ السلام کی اولاد سے مذہبی دلی محبت رکھتے ہیں۔ اسلئے حکمت بالغہ خداوندی کا تقاضا بہت موزوں ہے کہ ساری دنیا کی اصلاح کیلئے ایسا شخص بلکہ اشخاص آویں۔ جن سے قریب قریب ساری دنیا کو دلی اُنس ہو وہ کون ہیں۔ ؟

حضرت مسیح موعود اور مہدی مسعود (علیہ السلام) حضرت نعمت اللہ شاہ کشمیری مرحوم نے بھی یہی فرمایا ہے۔ ؎

از برائے دفع آں دجال میگویم شنو
عیسیٰ آید مہدی آخر زماں پیدا شود!"

حق بر زبان جاری ہمارے سخت ترین دشمن نے مان لیا۔ کہ علامات قرب قیامت پوری ہو چکیں۔ اور ان سب دردوں کا درمان۔

عیسیٰ مہدی آخر زمان ہی اور وہی دجال کو دفع کریگا گویا دجال کا وجود بھی تسلیم کر لیا۔ مگر مسیح کا انتظار ہے ہم مولوی ثناء اللہ امرتسری اور اسکے ہمنواؤں کو بشارت دیتے ہیں۔ کہ آنے والا تو آچکا۔ فلما جاءھم ما عرفوا کفروا بہ فلعنۃ اللہ علی الکافرین۔

نہ مانو گے تو حضرت مسیح موعود کی زبان سے سنلو

"مسیح موعود کا آسمان سے اترنا محض جھوٹا خیال ہے یاد رکھو کہ کوئی آسمان سے نہیں اتریگا۔ ہمارے سب مخالف جو اب زندہ موجود ہیں۔ وہ تمام مرینگے اور کوئی انمیں سے عیسیٰ بن مریم کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھیگا۔ پھر ان کی اولاد جو باقی ہے وہ بھی مریگی۔ اور انمیں سے بھی کوئی عیسیٰ ابن مریم کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھیگا۔ اور پھر اولاد کی اولاد مریگی۔ اور کبھی مریم کے بیٹے کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھیگی۔ تب خدا انکے دلوں میں گھبراہٹ ڈالیگا۔ کہ زمانہ صلیب کے خطرہ کا بھی گذر گیا۔ اور دنیا دوسرے رنگ میں آگئی۔ مگر مریم کا بیٹا آسمان سے نہ اترا۔ تب دانشمند یکدفعہ اس عقیدہ سے بیزار ہو جائینگے اور ابھی تیسری صدی آج کے دن سے پوری نہیں ہوگی۔ کہ عیسیٰ کے انتظار کرنے والے کیا مسلمان اور کیا عیسائی سخت ناامید اور بدظن ہو کر اس جھوٹے عقیدہ کو چھوڑینگے اور دنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا۔ اور ایک ہی پیشوا میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں۔ سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا۔ اور اب وہ بڑھیگا۔ اور پھولیگا اور کوئی نہیں جو اسکو روک سکے"

صلحنامہ ٹرکی قسطنطنیہ ۱۷ جون پیس کانفرنس نے شرائط صلحنامہ پر غور و خوض کرنے کیلئے دو ہفتہ کی مدت اور بڑھا دی ہے۔

عراق جب تک کہ صلحنامہ ٹرکی پر دستخط نہ ہو جائیں عراق عرب کے نظام حکومت کا مسئلہ زیر بحث نہیں لایا جا سکتا۔ مگر یہی نہیں کہا جا سکتا کہ صلحنامہ پر دستخط ہو جائینگے۔ مسئلہ حکم برداری مزور جلد طے ہو جائیگا کیونکہ گورنمنٹ خود مستعجل ہو رہی ہے۔

انفلوانزا سے اموات بمبئی۔ مدراس۔ اور سی پی۔ میں انفلوانزا تو گھٹ رہا ہے۔ مگر شمالی مرہٹہ دسٹرکٹ اور رانی پور میں اسکا کچھ ابھی تک باقی ہے بنارس۔ شاہجہاں پور۔ سہارن پور۔ ہردوار۔ موری لاہور وغیرہ میں بھی یہ مرض پھیل رہا ہے۔

اورنگ خلافت دہلی ۱۷ جون۔ دہلی کے چیف کمشنر نے ایک اردو رسالہ "اورنگ خلافت" کی ضبطی کا حکم صادر کیا ہے یہ منشی احسان الحق کی تصنیف ہے اور سہارنپور کے مطبع جمیلی میں چھپا تھا۔

تصدیق کلام مرزا نبی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فاروقی خضاب

یہ خضاب نوایجاد جسکا نشان (ٹریڈ مارک) منارۃ المسیح ہے بالوں کو سیاہ کرنے میں لاثانی ہے۔ اسکو لگاکر باندھنی وغیرہ کی کوئی دقت نہیں۔ چند منٹوں میں بال سیاہ ہوکر مثل ریشم کے ہو جاتے ہیں۔ کسی قسم کی سوزش یا تکلیف مثل بعض دیگر خضابوں کے اسکے لگانے میں نہیں ہوتی۔ عورتوں اور مردوں کو یکساں مفید ہے۔ ایک لمبے تجربہ کے بعد ہم یہ کہنے کی قابل ہوگئے ہیں کہ ہمارا خضاب عمدگی اور ارزانی میں موجودہ تمام خضابوں سے بڑھکر ہے۔ ایکبار تھوڑی پیسے خرچ کرکے اسکو منگاکر آزمائیے۔ اگر واقعی ایسا ہو تو ہمیشہ لگائیے۔ ورنہ پھر کبھی اسکے نزدیک نہ جائیے۔ یا تو چند پیسے ہمنے ایکبار تباہ آپ کے ٹھگ لئے۔ یا انشاء اللہ ہمیشہ کیلئے آپ ہمارے خریدار ہوگئے۔ آزمائش شرط ہے۔ یہ کاٹھہ کی ہانڈی نہیں جو ایکدفعہ چولہے پر رکھتے جل جاوے۔ قیمت ایک شیشی ایک اونس عہ برش ۱۲ر دو شیشی۔ فیدر جن ۴ر

تین شیشی ایک برش کے چھ شیشی ایک برش ہے محصولڈاک مع پیکنگ خرچ ایک شیشی ۱۲ر تین شیشی ۲۰ر چھ شیشی ۳۰ر

عمر اینڈ برادرز دارالفضل سٹریٹ فاروق منزل قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

خالص ایرانی قالین

میں نے خدا کے فضل سے سرکاری ملازمت کو پورا کرکے پنشن حاصل کرلی ہے اور بوجہ تنہائی۔ غالیچہ قالین کی تجارت شروع کی ہے یہاں قافلے براہ راست ایران سے قالین لیکر آتے ہیں۔ انسے قالین خرید لئے جاتے ہیں۔ جو پنجاب اور کوئٹہ کی نسبت بہت عمدہ اور ارزاں ملتے ہیں۔ علاوہ ازیں پسم دنبہ۔ عناب۔ پستہ۔ بادام۔ چھوٹ۔ اونی لاد نیکی وغیرہ اشیاء بھی یہاں بکثرت آتی رہتی ہیں۔ جن اصحاب کو عمدہ اور ارزاں نیز قابل اطمینان اشیاء ہمچو قسم بالا کی ضرورت ہو۔ وہ پتہ ذیل سے خط وکتابت کرکے خرید سکتے ہیں۔ ایکدفعہ آزماکر تجربہ کرلو۔

المشتہر

نرشد احمدی معرفت چوہدری خدا بخش

دہن براہ نوشکی (بلوچستان)

مجرب دوائیں طلب فرمائیں

(۱) **شربت فولاد**۔ جو طاقت اور خون صالح پیدا کرتا ہے۔ قوت ہاضمہ کو قوی کرتا ہے اعضاء رئیسہ کو تقویت بخشتا ہے فی بوتل کلاں ۲ے۔

(۲) **شربت دافع قبض**۔ قبض کو رفع کرتا ہے اور بلا کسی ضعف و کمزوری کے اجابت بافراغت روزانہ ہو جاتی ہے کسی قسم کا ہیر پھیر نہیں۔ فی بوتل کلاں ۲ے۔

(۳) **چٹنی**۔ نہایت خوش ذائقہ ہے غذا کو ہضم کرتی اور اشتہا کو بڑھاتی ہے۔ فی سیر ایک روپیہ عہ

(۴) **بخار کی گولیاں**۔ یہ گولیاں ہر قسم کے بخار کو دور کرکے خون کو صاف کرتی ہیں اور قبض نہیں ہونے دیتیں۔ فیدر جن ۴ر

(۵) **حب قبض کشا**۔ ہر قسم کے قبض کو دفع کرتی ہیں۔ اور بھوک لگاتی ہیں۔ فیدر جن ۴ر

(۶) علاوہ ازیں ایسے مایوس مریضوں کا جنکے اولاد نہیں ہوتی اور تمام عمر علاج کرتے کرتے گذر گئی۔ اور پھر ناکام رہے۔ خدا کے فضل سے اگر وہ میرا علاج شروع کردیں۔ تو انشاء اللہ اوس قادر مطلق کے حکم سے اور حضرت مسیح موعودؑ کے صدقہ سے انکے گھر اولاد ہوگی جو مفصل حالات لکھکر بھیجیں اونکا علاج کیا جائیگا۔ اور کامیابی خدا کے فضل و رحم سے ضرور ہوگی۔ خدا کی ذات سے ناامید ہونا مومن کی شان نہیں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے اس عاجز کے تیار کردہ شربت فولاد اور چٹنی کا استعمال فرمایا ہے۔ ہر دو ادویات کو مفید اکرار شاد کیا ہے کہ میری تیار کردہ ادویات کو جا جتمند احباب ضرور استعمال کریں۔ میں اور دوائیں بھی تیار کرتا ہوں جنکی تفصیل مفصل ذیل پتہ سے خط وکتابت کرنے پر معلوم ہو سکتی ہے ادویات مندرجہ بالا سریع التاثیر اور مفید تر ہیں محصولڈاک بذمہ خریدار ہوگا۔

المشتہر

حکیم نور احمد احمدی اینڈ کو تاجران ہیٹینہ۔ اکولا۔ برار۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام

اور آپ کے خلیفہ اول حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحبؓ کا مصدقہ ممیرا اور حضرت خلیفہ اول کا بتایا ہوا۔

سرمہ ممیرا اور ست اسلاجیت

اصلی ممیرا ایک ایسی چیز ہے۔ جو امراض چشم کے لئے بہت مفید ہے مینے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حضور ایک مجمع کے سامنے مسجد مبارک میں ممیرا پیش کیا۔ آپ نے اسے بہت پسند فرمایا۔ اور فرمایا کہ یہ وہ چیز ہے جس سے لوگ ہزار ہا روپیہ کماتے ہیں۔ مینے حضور علیہ السلام کی اجازت کے بعد سلسلہ کے اخبار بدر والحکم اور رسالہ میگزین میں اسے شائع کیا۔ اور خدا کا شکر ہے کہ بہت لوگوں نے اس سے فائدہ اٹھایا۔ الحمد للہ علی ذالک

میں اس سرمہ اور ممیرے کو ہمیشہ اسی نیت سے مشتہر کرتا ہوں۔ کہ حضرت مسیح موعود کا مصدقہ ہے اور نسخہ سرمہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کا تجویز کردہ ہے۔ جو لوگ امراض چشم میں مبتلا ہیں یا حفظ ماتقدم کے طور پر حفاظت چشم چاہتے ہیں۔ وہ اس سرمہ کو استعمال کریں حضرت حکیم الامتہ نے اسکے متعلق فرمایا "برائے امراض چشم بسیار مفید است" یہ سرمہ دہنہد۔ جاتا۔ پھولا۔ بڑوال۔ سیاح۔ اور سرخی اور ابتدائی موتیا بند و دیگر امراض کے لئے مفید ہے۔ قیمت سرمہ قسم اول فیتولہ ۲ے ممیرا اصلی کی قیمت فیتولہ ۱ے یہ سرمہ جسکی آنکھیں دکھتی ہوں انکو بہت مفید ہے اور محرب اور مقوی البصر ہے خصوصاً طلباء کیلئے۔

ست سلاجیت۔ محیط اعظم سے نقل کیا ہے جسکی عبارت یہ ہے مقوی جمیع اعضاء نافع مرض منتہی طعام قاطع بلغم و ریاح۔ دافع بواسیر و جذام و استسقاء زردی رنگ و تنگی نفس و دق۔ شیخوخیت۔ فساد بلغم و قاتل کرم شکم مسنت۔ سنگ گردہ و مثانہ و سیلان البول و سیلان منی و ہر سہ مدر و مفاصل کیلئے بہت مفید ہے بقدر دانہ نخود ہمراہ دودھ استعمال کریں۔ قیمت قسم اول فیتولہ عہ

المشتہر

احمد نور کابلی۔ تاجر مہاجر قادیان دارالامان ضلع گورداسپور پنجاب۔